روزنامہ آئین پشاور میں شائع شدہ پروفیسرز و دیگر اہل علم کے آراء و مضامین

مولانا

احمد علی مردانی

(حیات، فن اور ادبی خدمات)

جمع و ترتیب

صفدر علی صائم (انچارج ادبی صفحہ)

روزنامہ آئین پشاور

Ketabton.com

مولانا احمد علی مردانی (حیات، فن اور ادبی خدمات)
جمع و ترتیب
صفدر علی صائم (انچارج ادبی صفحہ)
روزنامہ آئین پشاور

(c) ketabton.com: The Digital Library

روزنامہ آئین پشاور میں شائع شدہ
پروفیسرز و دیگر اہل علم کے آراء و مضامین

احمد علی مردانی

(حیات،فن اور ادبی خدمات)

جمع وترتیب

صفدر علی صائم (انچارج ادبی صفحہ)
روزنامہ آئین پشاور

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

مولانا احمد علی مردانی حیات،فن اور ادبی خدمات

عصر جدید کے شعراء ومشاہیر پاکستانی ادب میں جب علاقائی ادب کا ذکر ہوگا تو وہاں مولانا احمد علی مردانی کا نام ضرور رقم ہوگا۔آپ کا تعلق ضلع مردان کے ایک چھوٹے سے گاوٴں خورہ باندہ (دربو کلے) سے ہے۔یہ گاوٴں شہر سے تقریباپانچ کلومیٹر دور شمال کی جانب مردان بورڈ کے قریب واقع ہے۔مولانا موصوف نے 14 مارچ 1980 کو ایک متوسط مذہبی گھرانہ حضرت علی (مرحوم) کے یہاں آنکھیں کھولی۔والدین نے فرزند علی نام تجویز کیا۔اورعصری تعلیم کے حصول کے لیے گورنمنٹ پرائمری سکول خورہ باندہ مردان میں داخل کرایا۔ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد جب مدرسہ میں داخلہ لینے کا وقت آیا تو علاقہ کے معروف عالم دین مولانا متحمل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے والدین نے فرزند علی سے نام تبدیل کر کے احمد علی رکھ لیا۔مولانا موصوف نے 1993 میں درجہ اعدادیہ متوسطہ کے داخلہ کے لیے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاوٴن کا رُخ کیا اور وہاں داخلہ لیا درسِ نظامی کی کتاب گلستان وبوستان کی تحریرات سے متاثر ہوکر شعروشاعری کی طرف میلان ہوا درجہ خامسہ میں علم منطق کو منظوم کر کے لکھا اور درجہ خامسہ کی کتاب سلم العلوم کا منظوم پشتو منظوم شرح لکھنا شروع کیا۔لیکن وہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔اُسی دوران اپنے مشفق اُستاد محترم مشہور شاعر وادیب مولانا رزین شاہ صاحب اُستاد جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاوٴن سے اصلاح لیتا رہا۔بعد ازاں ماہنامہ البنوریہ کراچی کے لیے کئی مضامین لکھتا رہا۔سن دوہزار ایک میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاوٴن سے سند فراغت حاصل کی اُنہی دنوں میں مسائل نماز پر مشتمل ایک منظوم رسالہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

(80 صفحات پر مشتمل) لکھا ، پھر چند مہینے مدرسہ اشاعت القرآن بلدیہ میں درس وتدریس (ناظرہ / قاعدہ) سے منسلک رہا اسی دوران جامعۃ الرشید کراچی میں صحافت کورس کا آغاز ہوا تو وہاں داخلہ لیا صحافت کورس کی تکمیل کے بعد مولانا منظور احمد چینوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر اُن کے یہاں مدرسہ میں مفتی کورس کی غرض سے داخل ہوئے مگر چینوٹ کی آب وہوا موافق نہ آنے کی وجہ سے تخصیص کی تکمیل نہ کرسکا اور گھر واپسی ہوئی، گاؤں کے ایک دوست مولانا حزب الرحمان صاحب کی خواہش پر ایبٹ آباد کی تحصیل حویلیاں وادی نیلاں گاؤں سموالہ محلّہ کنکومیرا میں امامت وخطابت کی غرض سے تشریف لے گئے وہاں پر غائبانہ نمازِ جنازہ اور اُس کی شرعی حیثیت کے عنوان سے ایک علمی رسالہ لکھا، پھر چند مہینوں بعد مدرسہ امام اعظم ابوحنیفہؒ میں شعبہ تدریس سے منسلک ہوئے اور اُسی دوران ایک علمی رسالہ بنام منکرین اجماع وقیاس لکھا چند مہینے بعد تکیہ سکاؤٹ کیمپ مری روڈ ایبٹ آباد میں کیمپ انچارج واہل علاقہ کی خواہش پر کیمپ کی جامع مسجد کی خطابت وامامت کی ذمہ داری سنبھالی اور یہیں دلجمعی کے ساتھ شعبہ تصنیف وتالیف سے منسلک رہا مکتبہ عشرہ مبشرہؓ لاہور کے مدیر کی خواہش پر سیرت عشرت مبشرہؓ کتاب لکھی، اسی کتاب کو خوب پذیرائی ملی تو ایک اور کتاب سیرت ائمہ اربعہؒ کے نام سے اُسی انداز کو اپنا کر لکھی پھر ایک اور کتاب حضرت امیر معاویہ کا مختصر تعارف نام لکھ کر اہل قلم سے داد وصول کی ۔اعداد کی دنیا کی منفرد تحقیق کرکے انمول موتی کے نام سے ایک کتاب منظر عام پر لے آئے ،اسی انداز کو اپناتے ہوئے انمول جواہر پارے کتاب کو وجود ملا ،اسی دوران کئی رسالوں کتابچوں کو وجود ملا، انہی دنوں میں مولانا نے بحیثیت مدیر اعلیٰ سہ ماہی داعی حق ایبٹ آباد مجلّہ کی ذمہ داریاں سنبھالی، انہوں دنوں میں مولانا نے قرآن کریم سے شغف رکھنے والوں کے لیے تجوید کو منظوم کرکے لکھا اور یہ پشتو ادب میں پہلا موقع تھا کہ کسی مولانا شاعر ادیب نے تجوید کو منظوم کتابی شکل دیکر شائع کرایا ہو، چونکہ مولانا کو احساس تھا کہ علم النحو کو اسلامی علوم میں ماں کی حیثیت (النحو اُمّ

(c) ketabton.com: The Digital Library

العلوم) حاصل ہے اس لیے مولانا نے اسی علم کو سہل و آسان تر بنانے کے لیے قواعد النحو کے نام سے ایک منظوم کتابچہ لکھا جس کو پشتو تاریخ و ادب کا پہلا علم النحو کا منظوم کتابچہ کہا جا سکتا ہے، علم الصرف کی اہمیت کی اہل علم واقف ہیں پھر اہل علم کو اُس کی اہم شاخ خاصیت ابواب کی اہمیت کا بھی علم ہے اسی لیے اس کو منظوم شکل دینا موصوف نے ضروری سمجھا اور لب اللباب کے نام ایک منظوم کتابچہ لکھا یہ کتابچہ بھی پشتو ادب کا منفرد تحفہ ہے۔ قرآن کریم سے تعلق رکھنا اور اُس کے معانی سے اپنے آپ کو باخبر رکھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے مولانا موصوف نے پشتو ادب کو ایک نیا رُخ دیا ہے موصوف نے پشتو ادب میں ترجمہ قرآن کی بنیاد رکھ دی اور معدن البیان فی ترجمۃ القرآن سے قرآن کریم کے مخصوص سورتوں کا ایک منفرد منظوم ترجمہ لکھ کر شائع کرایا۔ مالی مشکلات کی بدولت موصوف نے 2015ء کو این ٹی ایس کا ٹیسٹ دیا اور یونین کونسل میرٹ لسٹ میں پہلے نمبر پر آئے اور لیبر کالونی میں بحیثیت پرائمری سکول ٹیچر ذمہ داری سنبھالی، پرائمری سکول میں پڑھاتے ہوئے مولانا موصوف کو احساس ہوا کہ حمد و نعت کی دنیا سے بچوں کو تو خصوصی لگاؤ ہے لیکن ایسے اشعار اُن کو بآسانی میسر نہیں جنہیں وہ بآسانی پڑھ سکیں، اسی لیے موصوف نے حمدیہ و نعتیہ شعر و شاعری کی طرف خصوصی توجہ دی اور قافیہ و ردیف کو سہل سے سہل بنانے کی کوشش کی بالآخر 2016ء میں ایک ذخیم مجلد کتاب بنام رناد سحر (صبح کی روشنی) لکھ کر طبع کرایا، اور اُسی کتاب کو اُسی سال وزارت مذہبی اُمور کے پشتو نعتیہ کتب میں اول انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا اور موصوف کو ماہِ ربیع الاول میں وزارت مذہبی اُمور کے زیر اہتمام کانفرنس میں سند امتیاز سے نوازا گیا۔ یہ وہ کانفرنس ہے جس کے مہمان خصوصی میاں محمد نواز شریف صاحب تھے اور اس کا انعقاد لاہور کے مشہور PC ہوٹل میں ہوا تھا۔ موصوف نے حمد و نعت لکھنے کا سلسلہ جاری رکھا اور مزید ذخیم مجلد دو کتابیں بنام خکلا د چمن اور د زڑہ سکون نام سے طبع کرائیں ۔وزارت مذہبی اُمور کے مقابلہ کتب نعت میں موصوف کی دوسری کتاب مسلسل بار دوم اول

(c) ketabton.com: The Digital Library

انعام کی حقداری ٹھہری اور دوسری بار موصوف نے جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں سابق صدر پاکستان محترم جناب ممنون حسین (مرحوم) سے سند امتیاز وصول کیا۔موصوف نے حمد و نعت لکھنے کو اپنا مشغلہ بنایا اور سن دو ہزار اٹھارہ میں موصوف نے مزید دو کتابیں بنام حقیقی جانان ﷺ اور عربی جانان ﷺ طبع کرائیں۔سن دو ہزار اُنیس میں ایک دفعہ پھر موصوف کی نعتیہ کتاب مقابلہ کتبِ نعت پشتو میں اول انعام کے لیے نامزد کیا گیا اور ماہِ ربیع الاول میں وزارت مذہبی اُمور کے زیرِ اہتمام کانفرنس میں موصوف کو بارسوم سند امتیاز دیا گیا۔شاید ہی ملکی تاریخ میں کوئی دوسرا شخص ہو جن کو اُن کی نعتیہ کتب کی بدولت تین دفعہ حکومت پاکستان کی طرف سے سندِ امتیاز دیا گیا ہو۔موصوف کا ایک غیر مطبوعہ نعتیہ مجموعہ بھی ہے۔حمد و نعت میں مولانا موصوف کو مولیٰ کریم نے ایک منفرد مقام عطا کیا ہے جو شاید ہی کسی دوسرے ادیب کو ملا ہو۔آپ کے حمد و نعت کلاموں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے جن میں اشعار کی تعداد تقریباً بیس ہزار کے قریب ہیں۔نیز موصوف نے سیرت طیبہ پر پشتو زبان میں ایک منفرد کتاب تالیف فرمائی ہے جو اپنی مثال آپ ہے،اُردو زبان میں سب سے مختصر سیرت رسول ﷺ لکھنا آپ کی منفرد کاوش ہے،موصوف کل بائیس (22) مطبوعہ کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں۔اور آپ کی غیر مطبوعہ کتب کی تعداد 6 چھ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علمی و ادبی خدمات ایک تاثر

پروفیسر ڈاکٹر حنیف خلیل (اسلام آباد)

مولانا احمد علی مردانی نے کم عمری میں بہت زیادہ علمی و ادبی خدمات سر انجام دی ہیں۔اُن کی خدمات کی پذیرائی بھی مختلف اسناد اور اعزازات کی شکل میں ہوئی ہے۔درس و تدریس کے شعبہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

سے وابستگی نے اُن کے علمی کام کو مزید نکھار و وقار بخشا ہے ۔عربی زبان وادب میں سند یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے دینی علوم اور پشتو ادب کا مطالعہ بھی انہاک کے ساتھ کیا ہے اور اپنی اسی علمی وادبی پس منظر کے ساتھ اُنہوں نے اُردو اور پشتو میں کئی کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں ۔حمد و نعت کا بیش بہا ذخیرہ مطبوعہ کتب کی شکل میں محفوظ ہے اور شاعری کے دیگر اصناف میں بھی خاطر خواہ کام کیا ہے ۔نثری سرمایہ میں زیادہ دینی و فقہی علوم پر لکھا ہے ۔اسلامی تاریخ، سیرتِ مقدسہ، خلفاء راشدینؓ، دیگر صحابہ کرامؓ کے بارے میں لکھنے کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے صرف ونحو بدیع وبیان اور کئی اہم موضوعات وجہات پر بہت خوب لکھا ہے ۔مولانا احمد علی مردانی کا قلم اُردو اور پشتو دونوں زبانوں میں یکساں روانی سے چلتا ہے ۔وہ دینی علوم کے ساتھ ساجی اور معاشرتی مسائل پر بھی لکھتا ہے ۔عربی زبان وادب کے مطالعہ اور اسلامی تاریخ سے شغف نے اُن کی تحریروں میں علمی سنجیدگی کے عنصر کو نمایاں کر دیا ہے ۔میں ذاتی طور پر اُن کی کاوشوں کو قابلِ قدر سمجھتا ہوں اور مستقبل میں بھی اُردو اور پشتو دونوں زبانوں میں اُن کی علمی وادبی سفر کے لیے دُعا گو ہوں کہ وہ اس تسلسل کے ساتھ نظم ونثر میں اضافے کرتے رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حال اور قال کا شاعر

پروفیسر گوہر نوید (مردان)

اسلامی موضوعات پر لکھنا ویسے بھی بہت مشکل ہے اور پھر جب بات حمد و نعت کی آجائے تو ربّ کائنات کی تعریف اور انسان کے ساتھ ان کی اُنس وادراک کر کے اس کو شعر کا لباس پہنانا ایک مشکل امر بن جاتا ہے،اس کے ساتھ ساتھ پیغمبر انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نعت پر طبع آزمائی کرنا بھی بہت توجہ طلب اور حساس معاملہ ہے اس لیے بہت سے شعراء اس معاملے

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں کامیاب ہونے کی بجائے ناکامی کے سزاوار ٹھہرے لیکن مردان کے مولانا احمد علی مردانوی اس معاملے میں خوش قسمت ہیں کہ انہوں نے مدح خیر المرسلین سید الاولین والآخرین ﷺ میں تمام آداب کو ملحوظ خاطر رکھا ہے اور بڑے تواتر کے ساتھ پشتو زبان میں نعت جیسی صنف میں طبع آزمائی کر کے اپنے لیے فلاح دارین کا سامان مہیا کیا ہے۔وہ نہ صرف زبانی کلامی حمد و نعت میں طبع آزمائی کر کے ہر محفل میں داد و تحسین سمیٹے ہیں بلکہ عملی طور پر بھی قرآن و سنت کے چلتے پھرتے نمونے نظر آتے ہیں اس لیے ان کا کہا ہوا شعر مستند بھی ہے اور پڑھنے اور سننے والے کے دل پر ایک وجد آفرین کیفیت بھی طاری کر دیتا ہے۔شکل و صورت سے تو وہ نرے مولوی نظر آتے ہیں لیکن مشاعروں میں نعتیہ کلام کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی غزل بھی کہتے ہیں البتہ وہاں بھی فصاحت کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور یہی اُن کا سب سے بڑا شاعرانہ کمال ہے، ان کے نعتیہ مجموعے اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ انہوں نے زبان سے جو کہا ہے اس پر من و عن عمل بھی کیا ہے، اس لیے میں ان کو حال اور قال کا شاعر گردانتا ہوں، مستقبل کا نقاد اور محقق جب ان کے عشق حقیقی کا جائزہ لے گا تو ان شعر کے ساتھ ان کی شخصیت کو بھی زیر غور لائے گا اور میرے اس دعویٰ کی تصدیق ضرور کرے گا۔

گدڑی میں لعل

گوہر رحمٰن گہر مردانوی (معروف استاد، شاعر و ادیب)

یوں تو مردان کی مردم خیز مٹی نے بہت سے مردِ میدان جنم دیے ہیں لیکن اللہ رب ذوالجلال نے بعضوں کو امتیازی خصوصیات تفویض کر کے انفرادی حیثیت سے نوازا۔ان چھپے ہیروں میں ایک نام مولا احمد علی مردانی کا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی بصیرت اور دنیاوی علوم سمیت بہت سی خوبیاں عطا کی ہیں۔موصوف گورنمنٹ پرائمری سکول لیبر کالونی مردان میں بطور مدرس اپنے

(c) ketabton.com: The Digital Library

فرائض انجام دے رہے ہیں اور درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں، بالخصوص حمد ونعت میں مولانا صاحب کو اعلیٰ ملکہ حاصل ہے، چونکہ رجحان زیادہ تر مذہبی ہے اس لیے میلانِ طبع کا دینی پس منظر کی طرف رجوع ضروری ہے۔حضرت سے دو سال پہلے سماجی رابطوں کے ذریعے شناسائی ہوئی تو ایک خوشگوار احساس یہ پیدا ہوا کہ مردان میں فروغِ نعت کے لحاظ سے ایک توانا آواز کی گونج نے کانوں میں رس گھول کر روحانی خوشی سے سرفراز کیا۔مولانا احمد علی مردانی صاحب ایک نابغہ روزگار شخصیت کے مالک ہیں شہادۃ العالمیہ کی سند رکھتے ہیں جو ایم اے اسلامیات وعربی کے مساوی ہے۔اور عصری تعلیم میں ایم اے عربی و بی ایڈ کی ڈگری رکھتے ہیں۔درس وتدریس کے ساتھ ساتھ اُردو و پشتو ادب کے لیے گویا خود کو وقف کر دیا ہے۔اب تک مولانا صاحب کی کئی کتابیں شائع ہو چکے ہیں جن میں سیرت محمد رسول اللہ ﷺ (پشتو) انمول جواہر پارے (اُردو)، انمول موتی، سیرت عشرہ مبشرہؓ (اُردو)، سیرت ائمہ اربعہؒ (اُردو)، حضرت امیر معاویہؓ کا مختصر تعارف (اُردو) گلدستۂ دَ تجوید (منظوم پشتو) قواعد النحو (منظوم پشتو)، معدن البیان فی ترجمۃ البیان (منظوم پشتو)، رنړا دَ سحر (مجموعہ حمد ونعت پشتو)، خکلا دَ چمن (مجموعہ حمد ونعت پشتو)، دَ زړہ سکون (مجموعہ حمد ونعت پشتو)، حقیقی جانان ﷺ (مجموعہ حمد ونعت پشتو)، عربی جانان ﷺ (مجموعہ حمد ونعت پشتو) وغیرہ شامل ہیں۔رب کریم سے دُعا ہے کہ اس کا قلم مزید علمی و فکری موتی بکھیرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور معاشرے کے کوناگوں مسائل کے ساتھ ہی حمد ونعت پر طبع ازمائی کرتے ہوئے مزید طاقت وتوانائی حاصل کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆

(c) ketabton.com: The Digital Library

بابائے حمد و نعت

مؤمن خان مؤمن (صدر پر مولواد بی ٹولنہ پر مولی صوابی)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا احمد علی جس کا نام علم و ادب کے اُن افراد میں کیا جاتا ہے جن کو مولا کریم نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ کا تعلق مردان کے ایک چھوٹے سے قصبہ کے ایک متوسط مذہبی گھرانے سے ہے لیکن فن علمی صلاحیت اور نعتیہ کلام کی یگانگی اور ادبی خدمات کی وجہ سے پورے ملک پاکستان میں جانے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کو آپ کی ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان کی طرف تین دفعہ سند امتیاز دیا گیا۔ بظاہر مولانا صاحب ایک پرائمری ٹیچر ہے لیکن اپنی تبحر علمی، تدریسی اور ادبی خدمات اور صلاحیتوں کی بدولت بڑے بڑے علماء کرام اور سرکاری عہدوں پر ماموراعلیٰ حکام اُن کی قدر کرتے ہیں۔ آپ ایک اچھے فرض شناس اور ایماندار مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے شاعر و ادیب، مقرر، مؤرخ اور محقق بھی ہیں۔ آپ نے نظم و نثر میں کئی کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کی تحقیق و تحریر کا مرکزی محور قرآن کریم سے لوگوں کو روشناس کرانا اور احادیث نبویہ سے تعلق جوڑنا ہے۔ حمد و نعت لکھنا آپ کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ موصوف کے بقول ہزار عوامی نظمیں لکھنے سے بہتر ہے کہ ایک حمدیہ یا نعتیہ کلام لکھا جائے یہی وجہ ہے کہ آپ کے حمدیہ و نعتیہ کلاموں کی تعداد بقول موصوف 1500 کے قریب ہیں۔ جو یقیناً ایک حیران کن امر ہے جو کسی کرامت سے کم نہیں۔ مولانا گویا عصر حاضر کے بابائے حمد و نعت ہیں۔ یہ سب موصوف کی اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے خصوصی تعلق، عشق و محبت کی دلیل ہے۔ آپ کا انداز تدریس یکتا و منفرد ہے۔ تدریس اُردو کے وقت آپ کا اپنا ایک منفرد

(c) ketabton.com: The Digital Library

وجداگانہ انداز ہوتا ہے۔ آپ کئی کتبکے مصنف ومؤلف ہیں جن میں سے بعض کتب ملکی سطح پر مقابلہ کتب میں سے اول انعام کی حقدار ٹھہری ۔۔۔موصوف انہی کتب کی بدولت صدارتی ایوارڈیافتہ ہیں۔ یہ اعزاز مولانا احمد علی مردانی کے لیے مولا کریم کا ایک خصوصی عطیہ ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کی زندگی اور قلم میں اور بھی برکت عطا فرمائیں تا کہ علم وفن کا یہ چراغ اور بھی اپنی روشنی سے وطن عزیز کی گلی گلی ہر اِک سمت روشن کردیں۔ یارب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پروفیسر حضرت زمان کی رائے کی نظر میں

محترم احمد علی مردانی ایک نوجوان اور تخلیقی ذہنیت رکھنے والا مصنف، شاعر اور مدرس ہے جو سرکار دوعالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں مدح اور نعت شریف پر مشتمل کئی کتابوں کے مصنف ہے۔ پشتو زبان میں آپ کی کتابیں پڑھ کر بہت متاثر ہوا، اللہ کریم آپ کو لمبی زندگی دے تا کہ مدح سرائی کا یہ سلسلہ اس طرح جاری وساری رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا احمد علی مردانی کی تصانیف کے بارے میں اظہارِ خیال

ڈاکٹر نورالبصر امن (امن کور، تازہ گرام، تحصیل کاٹلنگ ضلع مردان)

پشتو ادب میں پہلی دو کتابیں بایزید انصاری پیر روخان کی ,, خیرالبیان،، اور اخون درویزہ بابا کی ,,مخزن الاسلام،، مذہبی موضوعات پر مشتمل تھی اور یہی سلسلہ آج تک مختلف شکل اور اصناف کی صورت میں جاری ہے اور یہ جاری بھی رہے گا کیونکہ پشتون اکثریت میں مسلمان صحیح العقیدہ لوگ ہیں۔ ہر مذہب کے پیروکار اپنی مذاہب کے بارے میں کچھ نہ کچھ لکھنا سعادت سمجھتا ہے۔ مسلمان بھی اسی عقیدے کے تحت مذہب کے حوالے سے کچھ نہ کچھ لکھنے کو ترجیح دیتا ہے۔ ہر ایک

(c) ketabton.com: The Digital Library

موضوع پر لکھنے کے لیے اس پر دسترس حاصل کرنا ضروری ہے لیکن مذہب کے حوالے سے لکھنا انتہائی نازک معاملہ ہے۔مذہب کے حوالے سے کسی موضوع پر قلم اُٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ اس موضوع کی تمام جہات اور سیاق وسباق سے مکمل طور پر نہ صرف واقفیت حاصل ہو بلکہ ان تمام علوم پر دسترس بھی ضروری ہے جو اس موضوع سے متعلق ہوں۔مولانا احمد علی مردانی ان مصنفین اور مؤلفین میں سے ایک ہیں جو عالم اور فاضل مصنف ،مؤلف اور شاعر ہے۔حضرت نے دینی مروجہ علوم ایک مستند ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی سے حاصل کی ہیں ،اور ایم اے عربی کی ڈگری عبدالولی خان یونیورسٹی مردان سے لے رکھی ہیں،اس کے ساتھ ساتھ درس وتدریس کے شعبہ سے بھی وابستہ ہیں۔سابقہ تمام پس منظر کو بنیاد بنا کر مولانا صاحب نے مذہبی موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے اور پشتونوں کو پشتو زبان میں مذہبی معلومات ، سیرت الرسول ﷺ ،حمدیہ اور نعتیہ کلام پیش کی ہے۔میری نظروں سے مولانا صاحب کی یہ آٹھ کتابیں گزری ہیں۔(1)عربی جانان ﷺ (نعتیہ مجموعہ)(2)د زڑہ سکون (نعتیہ مجموعہ)(3)حقیقی جانان ﷺ (نعتیہ مجموعہ)(4)خکلا د چمن (نعتیہ مجموعہ)(5)رڼا د سحر(نعتیہ مجموعہ)(6) د مونځ تعلیم(نماز سے متعلق منظوم کتاب)(7)گلدستۂ د تجوید(علم تجوید سے متعلق منظوم کتابچہ)(8)سیرت الرسول ﷺ (پشتو نثر)۔۔۔ان کتابوں میں چند ایسی باتیں کہ صاحبِ کتاب کو ممتاز کرتا ہے۔ایک بات جو سب سے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ پشتو زبان میں مذہبی موضوعات پر مستند معلومات سے مزین کتب کی کمی ہے موصوف نے کافی حد تک اُس کمی کو دور کرنے کی کوشش کی ہے،مولانا صاحب کی کتابیں پشتو کی مذہبی اثاثے میں قابلِ تعریف اضافہ ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ یہ کتابیں آسان لب ولہجے اور فصاحت کیساتھ لکھی ہوئی ہیں۔تیسری اہم بات یہ ہیں کہ تصنیفات اور تالیفات بالخصوص سیرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حوالہ جات سے مزین کرنا لائق تحسین امر ہے۔میں مولانا صاحب کی اس

(c) ketabton.com: The Digital Library

کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، داد و تحسین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مستقبل میں اس طرح لکھنے کی اُمید کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مولانا صاحب کی قلم میں برکت سمیت حضرت کو عمر دراز عطا فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دلنشین تحریر و شاعری

پروفیسر بہرام زخمی ڈھیری جولگرام ملاکنڈ

مولانا احمد علی مردانی صاحب سے فیس بک کے ذریعے شناسائی ہوئی اور دل کو بہت پیارا لگا میں نے فیس بک پر مولانا صاحب کی جتنی تحریریں پڑھی ہیں میں اُن کی تحریروں کے معیار سے مطمئن ہوں اور خصوصاً مولانا موصوف کی شاعری ایک اعلیٰ علمی مقام رکھتا ہے۔ مولانا احمد علی صاحب ایک معروف علمی شخصیت ہے اس وجہ سے میں اُن کی شاعری کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں موصوف کی شاعری میں قوم کی اصلاح کے لیے بہت کچھ موجود ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا احمد علی صاحب کو صحت مند زندگی دیں تا کہ وہ اپنے اصلاحی مشن کو جاری رکھ سکے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا شاہین دیر صاحب کی رائے

مولانا احمد علی مردانی صاحب محترم منور بعشق رسول عربی ﷺ ہیں اس سے بڑی سعادت روئے زمین پر نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مولانا کو عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے۔ آپ آنے والی نسلوں کے لیے ایک نمونہ خروار کے طور پر زندہ مثال ہو ایک چمکتا دھمکتا ستارہ ہو۔ اللہ کریم آپ کو سلامت رکھے علم و عمل اور زندگی میں برکت اور قبولیت سے نوازے آمین یا رب العالمین

(c) ketabton.com: The Digital Library

خالد کمال سینئر نائب صدر اپٹا KPK کی رائے

الحمد للہ شاعر موصوف محترم جناب احمد علی صاحب نے اپنی قلم سے جس طرزِ شاعری کو چُنا ہے وہ سرورِ کائنات ،فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں مدح سرائی ہے آپ اپنی قلم کی زور اس اپنی قلم کے باعث اس عظیم عمل کی بدولت کائنات کی عظیم لوگوں میں شامل ہوئے جن سے قُرب ہر کسی کی چاہت ہے۔آپ ﷺ کی محبت دراصل اللہ تعالیٰ کی محبت ہے جو بہت ہی کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے ،موصوف کا حمدیہ ونعتیہ کلام ،اُسکے لیے الفاظ کا چناؤ، منفرد اُسلوب اور سب سے بڑھ کر ادب واحترام کو تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوتے اظہارِ محبت یقیناً ایک عظیم عمل عمل ہے۔جو روزِ محشر موصوف کی شفاعت ،نجات کا سبب ضرور بنے گا (ان شاء اللہ)۔دُعا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت ،صحبت ہمیں بھی نصیب ہو۔آمین ثم آمین یارب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کتاب سیرت محمد رسول اللہ ﷺ پر تبصرہ

محمد عباس واصف ایم فل ــــ

یہ کتاب سیرتِ نبوی ﷺ پر لکھی گئی ہے۔مصنف کی دوسری کتب کی طرح نہایت عمدہ اور عام فہم تحریر شدہ ہے۔آپ نے یہ پشتو زبان میں مرتب کی ہے۔کتاب چونکہ عام قاری کے استفادہ کے لیے مرتب کی گئی ہے اس لیے نہایت ہی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔یہ کتاب تقریباً ایک سو پچاس (150) صفحات پر مشتمل ہے۔اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آپ واقعات کو انتہائی مختصر انداز میں نقل کرتے ہیں اور درمیان میں ان نکات کو چھوڑ دیتے ہیں جو ایک عام قاری کے لیے زیادہ اہم نہ ہوں۔کتاب آپ نے ریسرچ جنرل کے انداز میں لکھا ہے۔آپ روایات کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

آخذ کرنے میں بنیادی مآخذ کی طرف رجوع کرتے ہیں کبھی کبھی ثانوی مآخذ کو بھی بطور دلیل پیش کرتے ہیں ۔بعض روایات میں صرف ثانوی مآخذ پر بھی اکتفا کرتے ہیں لیکن وہ بہت شاذ ونادر موجود ہیں ۔آپ صرف راجح قول کو ترجیح دیکر صرف اسی کے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، کبھی کبھی اختلافی اقوال لکھ کر آپ قاری پر راجح قول ومرجوح کے اختیار کرنے کی ذمہ داری چھوڑ دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ ۔۔۔۔یہ کتاب ایک پشتو پڑھنے والے عام قاری کے لیے انتہائی مفید ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے ۔(ماخوذ از مقالہ ایم فل ۔۔۔اسلام اور ہندومت میں انسانی حقوق کا تصور)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا احمد علی مردانی سے میری ملاقات

محمد عباس

ایم فل علوم اسلامیہ وفاقی اُردو یونیورسٹی اسلام آباد

علماء کرام امت کا سرمایہ افتخار ہوتے ہیں، وہ اپنے عہد میں لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے بھرپور جدوجہد کرتے ہیں وہ درس وتدریس کے اہم شعبے سے منسلک ہونے کے ساتھ دین متین کی اشاعت وتبلیغ کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں ۔ایک عالم دین اگرچہ اپنے دور کے لیے مفید تو ہوتے ہی ہیں تاہم اس سے آئندہ نسلیں استفادہ تب ہی حاصل کرتے ہیں جب وہ اپنے بعد ایسا ذخیرہ کتب کی شکل میں چھوڑے جس سے اپنے عہد کے ساتھ ساتھ بعد کے لوگ بھی مستفید ہوں، ورنہ ایسے جبال العلم علماء کرام بھی گزرے ہیں جو تصنیف وتالیف سے منسلک نہ ہونے کی وجہ اب گمنام ہیں اور شاید ہی کوئی اُنہیں جانتا ہو اس لیے لازم ہے کہ ایک عالم دین درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے شعبے سے بھی منسلک رہے ۔۔۔مولانا احمد علی

(c) ketabton.com: The Digital Library

مردانی صاحب کا شمار بھی اُن گنے چنے علماء کرام میں ہوتا ہے جو نہ صرف اپنے دور کے لوگوں بلکہ آئندہ نسلوں کی ہدایت کا بھی سوچتے ہیں۔ان سے میری ملاقات 2015ء میں ہوئی جب ان کی اور میری تقرری شعبہ تعلیم میں ایک ہی پوسٹ پر ہوئی۔آپ انتہائی ملنسار اور عاجز مزاج انسان ہیں آپ سے جب بھی ملاقات ہوئی ہے یہی سوال ذہن میں گردش کررہا ہوتا ہے کہ تین مرتبہ صدارتی ایوارڈ یافتہ شخص میں اتنی عاجزی یقیناً کوئی کرامت ہی ہے۔آپ کی کتب کا مطالعہ کرکے آپ کی شخصیت کے بارے میں جو نقشہ ایک قاری نے بنایا ہوتا ہے آپ سے مل کر آپ کو اس کے برعکس پاتا ہے۔آپ کی شخصیت کے بارے میں یہی کہہ سکوں گا کہ

اُن کی اُمیدیں قلیل ۔۔۔ان کی مقاصد جلیل

اُن کی نگہہ دلفریب ۔۔۔۔ان کی ادا دلنواز

نرم دمِ گفتگو ۔۔۔گرم دمِ جستجو

رزم ہو یا بزم ہو۔۔پاک دل وپاکباز

آپ کی تصانیف میں اکثر تصانیف پشتو زبان میں ہیں،نظم ونثر دونوں میں آپ کے الفاظ کا چناؤ قاری کو حیرت میں ڈال دیتا ہیں،نثر میں بھی آپ کا اگر چہ ثانی نہیں تاہم نظم میں آپ کو جو خداداد ملکہ عطا کیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔آپ نے ہزاروں کی تعداد میں نعتیہ اشعار لکھے ہیں جن کی بدولت آپ کو تین مرتبہ صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔میں جب بھی آپ کے نعتیہ کلام کا مطالعہ کرتا ہوں بے اختیار زبان پر یہ شعر گردش کرتا ہے کہ

کتاب ہاتھ میں رہتی ہے آنکھ لفظوں پر

خیال تیری گلی کا طواف کرتا ہے

یہ کیفیت نہ صرف میری ہوتی ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ آپ کے نعتیہ کلام کا ہر قاری اسی کیفیت میں مبتلا ہوگا۔نعتیہ کلام کے علاوہ آپ نے متعدد موضوعات کو اپنے قلم سے جلا بخشی ہے۔جن

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں قرآن کریم کے منتخب سورتوں کا منظوم ترجمہ، اور منظوم اُصولِ احادیثِ رسول ﷺ الموسوم بہ "تیسیر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ" یقیناً کسی شاہکار سے کم نہیں۔ سیرتِ رسول ﷺ پر اگر چہ ہر زبان میں بہت زیادہ کام ہوا ہے تاہم پشتو زبان میں اس اہم موضوع پر انتہائی کم کام ہوا ہے۔ آپ نے پشتو میں "سیرت محمد رسول اللہ ﷺ" کے نام سے کتاب لکھ کر اپنے قلم کی روشنائی کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ یہ ایک عام فہم مختصر مگر انتہائی جامع کتاب ہے۔ آپ کی بیسیوں کتابیں ہیں جن میں ہر ایک بے مثل اور لاثانی ہے اور جنہیں پڑھ کر یہی دُعا زبان سے نکلتی ہے۔ "اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احمد علی مردانوی کے نعت اور محبت

ڈاکٹر قاضی حنیف اللہ حنیف بڈھنی پشاور

اکثر شعراء کرام نعت پاک لکھتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ سے محبت ہر مسلمان کا خاصہ ہے اور ایمان کامل کا جزء ہے اور یہ جذبہ ہر مسلمان کے خون میں شامل ہوتا ہے، لیکن یہ محبت اور جذبہ کسی کے دل میں جتنا زیادہ ہو اتنا ہی نعت پر تاثیر ہوں گے اور قاری یا سننے والے دل کے دل پر زیادہ اثر کرے گا۔ احمد علی مردانوی صاحب کے نعت پڑھتے وقت مجھے بار بار یہ محسوس ہوا کہ آپ نے ہر نعت دلی محبت کے اظہار کے لیے لکھا ہے۔ آپ کے اکثر نعتوں میں یہ جذبہ واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔ احمد علی مردانوی کے دل کا پیالہ حضور ﷺ کی محبت کی مے سے لبریز ہے جو ان کی نعتوں سے جھلکتا ہے اور قاری کے دل پر گہرا اثر کرتا ہے آپ نے نعت صرف نعت لکھنے اور کتاب شائع کرنے کی غرض سے نہیں لکھے بلکہ جیسا ذکر کیا گیا دلی جذبہ سے لکھے گئے ہیں ۔احمد علی مردانوی ایک معیاری اور بہترین انداز کا نعتیہ شاعر ہے آپ کا ہر نعت پاک ایک نئے

(c) ketabton.com: The Digital Library

انداز اور جذبہ سے لکھا گیا ہے آپ کی نعتیہ کتب پشتو ادب کی دنیا میں قیمتی اور بے بہا اضافہ ہے، اللہ تعالیٰ احمد علی مردانوی کو لمبی اور پرسکون زندگی نصیب فرمائے کہ نعتیہ ادب کی گلستان کو خوبصورت پھولوں سے مالامال کرتے رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیس ہزار حمدیہ و نعتیہ اشعار ایک حقیقت

شاعر و ادیب عظیم محقق و مصنف موصوف محترم مولانا احمد علی مردانی صاحب نے اپنی قلم سے جس طرزِ شاعری کو چُنا ہے وہ یقیناً قابلِ ستائش ہے۔ مولانا موصوف حمد و نعت لکھنے میں کافی مہارت رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کے حمدیہ و نعتیہ کلاموں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہیں ایک اندازے کے مطابق بیس ہزار حمدیہ و نعتیہ اشعار لکھے ہیں اس بناء پر اگر مولانا کو بابائے حمد و نعت کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ آپ کی حمدیہ و نعتیہ شاعری کی پانچ کتابیں طباعت کے مراحل سے گزر چکی ہیں اور ایک کتاب طباعت کے مراحل میں ہے نیز اسلامی فنون کو شاعری میں منتقل کرنا یقیناً ہر کسی کے بس کی بات نہیں مولانا نے علم تجوید، علم النحو، اُصول احادیث وغیرہ کو اشعار کا جامہ پہنایا ہے جو یقیناً پشتو ادب میں ایک انوکھا قدم ہے۔ آپ نے سب سے پہلے معدن البیان فی ترجمۃ القرآن کے نام پشتو ترجمہ قرآن شائع کرایا آپ ان کمالات کی بدولت اُن لوگوں میں شامل ہیں جن کا ذکر صدیوں میں کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بشکریہ ------------ روزنامہ آئین پشاور

24 فروری 2022ء

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library